

جلد اول میں اس کے جس میں کہ جس کے پہلے قد سے شانی میں اور اس میں ۱۸۰ افراد کا تذکرہ ہے۔ سرسمنی محمد عالم دہلوی نے
 آثار کتب میں اس کے تحت ایک اہل علم کی علمی خدمات پر دقیق مضمون لکھا ہے جس سے کتاب کی اہمیت میں اضافہ
 ہوا ہے۔ ترجمہ سرائی اور سرائی کے زیر نگرانی اس کے معلومات افزا ہیں۔

اس کتاب کا ہر لفظ و کلمہ شہنشاہ کا ہاتھ سے لکھا گیا ہے۔ اعلیٰ کتب و طباعت اور مخطوطات و خطاطی جلد کے پیش
 قیمت داجی ہے۔ ایس کتاب کی نفاذ از نفاذ طریقہ ایسی علم کی سرپرستی ہے اور اہل علم کے تعاون سے ہر شہنشاہ اعلیٰ علم کی
 کتابیں پیش کر سکتے ہیں۔

ابھی سیراہ محبت کی مشکلات نہ پوچھو!

عبدالرحمن حاجی علیہ کو

دل حزین پر گزرتی ہے کیا یہ بات نہ پوچھو
 نگاہ غور سے اس خیر کائنات کو دیکھو
 بس ایک جلوس ہے بیہوش ہو گئے مجھے
 شاہی برف کہیں کا پگھل چکا ہے شہنا
 بشر وہی ہے کہ ہے جس کے دل میں خوفِ خدا
 قدم قدم پر غلامی، نفس نفس میں گناہ
 ہے توحہ و تیر و تیر کا سامنا جن کو
 ابھی تو غفلتِ مقصود ہے بہت آگے
 خدا کا لکھ کر ہے جس حال میں ہر اچھا بڑا
 زبان پر دعائے کوید ہے مگر خدا سس
 مرغینِ عشق ہوں ہیں تو اسیرِ جوس و جوس
 جو ایک کدیر ہے ہاتھ باندہ برس !
 زبان پر کوئی نہیں لکھتا تو ان جو دیکھا ہے
 سارا کائنات اس کے حال سے بدتر ہے

تو حال زار مرادیکھ، واقعات نہ پوچھو
 دجود باری بہ آیات جبینات نہ پوچھو
 خدا کے نورِ صبیح کی تہلیات نہ پوچھو
 میں اب بھی دل میں مرے کئی خواہشات نہ پوچھو
 تو پوچھ نام نہ اس کا تو اس کی ذات نہ پوچھو
 بڑھاپے میں قرحانی کے حازات نہ پوچھو
 مرے عزیز تو ان کے تفکرات نہ پوچھو
 ابھی سے راہِ محبت کی مشکلات نہ پوچھو
 گزر رہی ہے یہ کس رنگِ شجاعت نہ پوچھو
 دلوں میں کتنے جہان ہیں کربسات نہ پوچھو
 تو اپنی بات نہ کرو میرے واردا نہ پوچھو
 خدا سے پاک کی مجھ پہ نوازشات نہ پوچھو
 تو اس فضاے حسین کے مشاہدات نہ پوچھو
 تو دیکھو اپنے کارنامے اس کے سنیات نہ پوچھو